Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

PROTECTION OF THE RIGHTS OF WOMEN AND ORPHANS IN THE PROEPRTY OF THEIR PARENTS IN THE LIGHT OF TAFASEERS: "TIBIYANUL QURAN" AND "TIBIYANUO FURQAN"

سورة النساء کے فقہی مباحث تفسیر تبیا ن القرآن اور تفسیر تبیان الفرقان کی روشنی میں

طاہرہ پروین[1],ڈاکٹر محمد صدیق سیالوی[2],

ABSTRACT- The objective of writing this research paper is analyze the critical issues of the protection of the rights of women and orphans in the light of "Tafseer Tabiyanul Quran written by Allama Maulana Abdul Majeed Ludhiyanvi and Tafseen Tabiyanul Furqan written by Allama Ghulam Rasool Saeedi, who were the great interpreters of the Holy Quran. We took Surah Al-Nisa as a sample of study and explained all issues discussed in it. We mostly focus on the protection of the rights of women and orphan children in the property of their parents. After analysis of different issues, we have concluded that the Quranic verses are very much clear about the rights of women and orphan children in the property of their parents and the state is responsible to protect these rights and not allow anyone to usurp them.

Key words: Women and orphan rights, Property, state's responsibility.

Type of study: **Original Research paper**
Paper received: 10.09.2017
Paper accepted: 29.11.2017
Online published 01.01.2018.

---

1. M.Phil Research scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.TahiraParveen099@gmail.com
2.Head of Department, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

مولانا عبدالمجید لدھیانوی(مفسر تفسیر تبیان الفرقان) کا تعارف

مولانا عبدالمجید لدھیانوی جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا کے مفسر کبیر ، شیخ الحدیث ، مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ، دینی جماعتوں اور دینی مدارس کے سر پرست اعلیٰ اور اپنے وقت کے بے نظیر و بے مثال مشفق استاد اور مربی تھے۔

پیدائش

آپ بھارت کے ضلع لدھیانہ کی تحصیل جگرانوالہ کے قصبہ سلیم پور میں 5 جون 1934ء کو پیدا ہوئے 1)۔

خاندانی پس منظر

آپ آرائیں فیملی سے تعلق رکھتے تھے ۔آپ کے والد محترم حافظ محمد یوسف اپنے علاقے میں معزز ترین شخصیت کے مالک اور متوسط درجہ کے زمیندار تھے۔ آپ کی والدہ نوراں بی بی نہایت نیک اور خوش قسمت خاتون تھیں۔آپ کے چار بھائی اور تین بہنیں تھیں جوکہ انتقال کر چکے ہیں تاہم ان کی اولادیں زندہ ہیں۔ آپ کے تمام عزیز و اقارب شور کوٹ اور اس کے اطراف میں رہائش پذیر ہیں۔ (2

ابتدائی تعلیم و تربیت

مسجدمیں ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ سلیم پور کے گورنمنٹ ہائی سکول میں اردو کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ (3

بھارت سے ہجرت کرکے جب پاکستان آئے اور مستقل طور پر شور کوٹ میں رہائش پذیر ہو گئے تو اپنی ادھوری تعلیم مکمل کرنے کے لیے یہاں کے موروثی پور سکول ٹوبہ ٹیک میں داخل ہوئے اور اپنی محنت سے مڈل کلاس کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کیا (4

علوم دینیہ کا حصول

آپ کا دل ہمیشہ علو م دینیہ کے حصول کے لئے بے چین رہتا تھا۔ آپ کو بچپن ہی سے بزرگوں کے ساتھ محبت تھی مدرسہ عربیہ دارالعلوم میں دو سال کی تعلیم کے بعد جامعہ اشرف الرشید روشن والا سے متوسط درجے کی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد آپ کی قسمت جاگی اور آپ جامعہ قاسم العلوم ملتان میں آگئے جہاں آپ کو علامہ انور شاہ کشمیری اور مولانا عبدالخالق جیسے مایہ ناز اساتذہ ملے۔ جنہوں نے آپ کی تعلیم و تربیت نہایت شفقت اور توجہ سے کی ۔(5

تدریسی ، دینی و علمی خدمات

1955ء میں تعلیم سے فراغت کے بعد تدریس کا آغاز جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کیا۔ آپ نے تقریباً 60

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

سال تدریس کو رونق بخشی جن میں تنتا لیس سال جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا میں تدریسی خدمات انجام دیں اس سے قبل جامعہ قاسم العلوم ملتان اور دارالعلوم کبیر والا میں بھی آپ کو تدریس کا موقع ملا۔ (6)

سلسلہ درس قرآن کریم

کبیر والا میں گیارہ مرتبہ مکمل قرآن کریم کا درس دیا اور چار مرتبہ باب العلوم کہروڑ پکا میں دیا اس طرح آپ کے مکمل پندرہ مرتبہ قرآن کریم کے مکمل درس ہیں جو آپ کی زندگی کا عظیم سرمایہ ہیں۔(7)

تفسیرتبیان الفرقان

ان دروس کے تحفظ اور نشر و شاعت کی خاطر مولانا نے مفتی ظفر صاحب کو ان دورس کوصورت میں نقل کرکے شائع کرنے کا حکم دیا تفسیر تبیان القرآن کے نام سے یہ تفسیری دروس اب مکمل دس جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں (8)

وفات

آپ10ربیع الثانی 1436 ھجری بمطابق یکم فروری 2015 کو وفات پا گئے۔ صدر وفاق استاذ العلماء مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب نے نماز جنازہ کی امامت کے فرائض سر انجام دیئے ۔آپ کی مرقد اقدس جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا میں ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی (مفسر تفسیر تبیان القرآن)کی علمی خدمات

علامہ غلام رسول سعیدی کا تعارف

علامہ غلام رسول سعیدی نے دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں مسلسل 32برس بطور شیخ الحدیث خدمات انجام دیں۔ آپ اپنے عہدکے امام المفسرین وا مام المحدثین تھے۔ علامہ صاحب بیک وقت بہترین مدرس ، مفتی ، مناظر، مصنف اور فصیح و بلیغ ادیب و خطیب تھے۔

پیدائش

آپ 10رمضان المبارک 1356ھ 14نومبر1937ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

خاندانی پس منظر

دہلی میں آپ کے والد کا اپنا پریس تھا۔ یہ پریس اس وجہ سے مشہور تھا کہ ٹرام کے ٹکٹ اس میں چھپتے تھے دہلی میں آپ نازو نعم میں پلے بڑھے۔10سال کی عمر میں پاکستان ہجرت کرکے آئے اس دوران غالباً 1949ء میں آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔اس وقت آپ کی عمر 12سال تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ایک عابدہ، زاہدہ اور تہجد گذار خاتون تھیں۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

حالات زندگی

قیام پاکستان کے وقت دس سال کی عمر میں ہجر ت کرکے پاکستان آئے اور کراچی میں قیام کیا ۔والد گرامی کی وفات کے بعد حالات زندگی کی تنگدستی کیوجہ سے 12سال کی عمر میں تعلیم کو خیر باد کہہ دیا اور محنت مزدورری کرنے لگے۔

ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم دہلی میں ہی حا صل کی۔ 6سال کی عمر میں آپ نے والدہ ماجدہ سے ناظرہ قرآن مجید مکمل کیا۔ 10سال کی عمر میں '' پنجابی اسلامیہ ہائی سکول '' قطب روڈ دہلی سے پرائمری کا امتحان پاس کیا ۔

دینی تعلیم

آپ کا دل ہمیشہ دینی علوم کے حصول کیلئے بے چین رہتا تھا ایک دن ایک اشتہار پر نظر پڑی جس میں لکھا تھا کہ رحیم یار خان کے مدرسہ '' جامعہ محمودیہ رضویہ میں بلا معاوضہ علم دین حاصل کریں '' اس طرح کراچی کو خیر باد کہہ کر رحیم یار خان کے اس دینی مدرسہ میں داخلہ لے لیا۔اس ادارہ کے منتظم اعلیٰ حضرت علامہ محمد نواز اویسی صاحب تھے۔

انہوں نے اس طالب علم کی آنکھوں میں حصول علم کی چمک دیکھی تو انہیں ایک انتہائی قابل اور شفیق استاد جناب علامہ عبدالمجید اویسی کے حوالے کردیا۔ ان سے صرف و نحو اور ادب و فقہ کی ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد لاہور آگئے اور جامعہ نعیمیہ (گڑھی شاہو) لاہور میں داخل ہوگئے۔جہاں انہوں نے مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی عزیز احمد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ سے بھر پور اکتساب فیض کیا۔ تفسیر ، حدیث، فقہ ، منطق اور حکمت کی کتابیں پڑھنے کے بعد بھی آپ کی علمی تشنگی ابھی باقی تھی اور ہمہ وقت خوب سے خوب ترکی تلاش میں رہتے تھے۔ اسی دوران آپ مزید حصول علم کیلئے اس دور کے علوم و فنون کے معروف عالم دین اور محقق حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس پہنچ گئے اور فلسفہ کی بڑی بڑی کتب پڑھیں۔

تدریسی و علمی خدمات

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب عالم وفاضل تھے۔ انہوں نے وقت کے بے بدل اور شیوخ سے روحانی اور علمی استفادہ کیا۔پ بیک وقت بہترین مصنف، مناظر ،مفتی ، مدرس اور فصیح و بلیغ ادیب و خطیب تھے۔ تدریس کے میدان میں آپ دس سال معقولات، منقولات پڑھاتے رہے۔ آپ اپنے انتقال سے پہلے اہل سنت کی مشہور درس گاہ دارالعلوم نعیمیہ میں شیخ الحدیث تھے۔ جولائی 1985ء میں لاہور سے منتقل ہونے کے بعد وہ دورہ حدیث پڑھاتے ر ہے۔ تحریر و تقریر میں ان کی خصوصیات کا یہ عالم تھا کہ

پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو آسان اور مختصر الفاظ میں اس انداز سے بیان کرتے تھے کہ قاری اور سامع کو مشکل ترین مقام کا احساس تک نہیں ہونے دیتے تھے۔ (9)

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔اور آپ نے و ہ تمام ترصلاحیتیں دین متین کیلئے وقف کررکھی تھیں۔آپ عالم اسلام کے وہ روشن چراغ تھے جن کے علمی فیوض و برکات سے بیشمار لوگ استفادہ کررہے ہیں۔

ماہنامہ '' ضیائے حرم '' دسمبر 1975ء میں آپ کا علمی مقالہ '' قادیانیوں کو دعوت اسلام '' شائع ہوا۔ ان کے علاوہ انہوں نے متعدد کتب پر مسبوط مقدمے ،پرکشش تعارف دل نشین انداز میں پیش لفظ اور مختلف موضوعات پر ملکی جرائد میں تحقیقی مقالات سپرد قلم کئے۔(10)

تصانیف

علامہ غلام رسول سعیدی اپنی ذات میں ایک مفتی، محدث، مفسر، فقیہ اور کئی ایک کتب کے مصنف تھے۔ 1986ء میں صحیح مسلم شریف کی شرح لکھنا شروع کی۔ اور 1994ء میں سات جلدوں میں اسے مکمل کرلیا۔ اس کتاب کے آٹھ ہزار صفحات ہیں اور اس کے اب تک انیس ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں آپ نے قرآن پاک کی تفسیر '' تبیان القرآن '' لکھی۔(11)

ابھی آپ قرآن پاک کی ایک ا ور تفسیر '' بتیان الفرقان '' کے نام سے قدرے مختلف ذوق علمی سے لکھ رہے تھے کہ زندگی نے وفا نہ کی اور آپ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

وفات

جمعرات چار فروری 2016ء کو دور حاضر کے معروف عالم دین، عظیم محدث اور مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کراچی کے ایک ہسپتال میں طویل علالت کے بعد 80سال کی عمر میں رحلت فرماگئے۔

عربی کا ایک معقولہ ہے

'' موت العَالِمِ موت العَالَمْ ''

کہ ایک عالم دین کی موت حقیقت میں ایک جہان کی موت ہوتی ہے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ ہر آنے والا جانے والے کی جگہ تولے لیتا ہے لیکن اس جیسے کمالات نہیں رکھتا ۔ (بقول اقبال

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھے جاتے ہیں کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد اقصیٰ کے بالمقابل ٹی گراؤنڈ فیڈرل بی ایریا کی مرکزی عید گاہ میں ادا کی گئی۔رویت ہلال کمیٹی کے چیئر مین مفتی محمد منیب الرحمن نے امامت کی۔ دریں اثناء متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی نے علامہ غلام رسول

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

سعیدی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سوگوران کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ دے۔ (آمین

برصغیر میں تراجم قرآن اور علم تفسیر کا آغاز و ارتقاء

عالم عرب میں قرآن کے نور اور برکات کے ثمرات پھیلنے کے بعد پہلی صدی ہجری کے آخر میں بر صغیر میں سندھ کے راستے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔(12

مقامی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ سندھ کے ایک عراق النسل عالم عبداللہ بن عمر ،جس کی نشوونما اسی خطے میں ہوئی تھی نے270ھ میں کیا ۔اگرچہ ترجمہ دستیاب نہیں ،لیکن یہ پہل کرنے والے کے طور پر تاریخ کا حصہ رہیں گے ۔

یوں اسلام آہستہ آہستہ پورے برصغیر میں پھیلنے لگا (13

علماء نے ان گنت تفاسیر عربی اور فارسی میں لکھیں ۔ساتھ ہی مقامی زبانوں میں جزوی اور نا مکمل تراجم کئے جانے کا سلسلہ جاری رہا ۔لیکن سب سے زیادہ تفاسیر عربی میں لکھی گئیں۔(14

عربی و فارسی تراجم اور تفاسیر

بر صغیر میں فارسی ترجمہ کا آغاز ساتویں صدی ہجری میں بتایا جاتا ہے۔(15

فارسی ترجمہ قرآن میں جو مقبولیت شاہ ولی اللہ کے ترجمہ قرآن کو حاصل ہوئی وہ کسی کو نصیب نہ ہو سکی ۔اس سے ماقبل تراجم کو ترجمہ اس لئے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ تشریح اور تفسیری تراجم ہیں (16

اس لئے مولوی عبدالحق (بابا ئے اردو) شاہ ولی اللہ کے ترجمہ کو برصغیر پاک و ہند میں پہلا ترجمہ قرار دیتے ہیں۔ (17

شاہ ولی اللہ کا فارسی ترجمہ قرآن 1151ھ میں مکمل ہوا ۔ اور "فتح الرحمن" کے نام سے مشہور ہوا ۔

شاہ ولی اللہ کے ترجمۃ القرآن کے محرکات

بارہویں صدی عیسوی میں بر صغیر سے عربی زبان رخصت ہو رہی تھی، فارسی نے عربی زبان کی جگہ لینی شروع کردی تھی۔ان حالات کے پیش نظر شاہ ولی اللہ نے محسوس کیا کہ قرآن کے معنی اور مفہوم کو فارسی کا جامہ پہنایا جائے۔ مسلمانوں کی فلاح اور قرآنی تعلیمات کی اہمیت کے پیش نظر ایسا کرنا ضروری ہو چکا تھاشاہ ولی اللہ کی یہ ہمت بعض علماء اور امراء سلطنت کو برداشت نہ ہوئی ۔ (انہوں نے آپ کے خلاف محاذ کھڑا کر دیا ۔ (18

شاہ صاحب کے فرزندان ارجمند نے آپ کی کاوش کو آگے بڑھاتے ہوئے قرآن مجید کے اردو تحت اللفظ

اور

با محاورہ ترجمہ کرکے اہم فریضہ سر انجام دیا۔

برصغیر میں اردو تراجم کا آغاز

برصغیر پاک و ہند میں گیارہویں صدی ہجری میں تراجم کا آغاز ہو چکا تھا ۔19

گیارہویں صدی ہجری تک اس کو فروغ حاصل نہ ہو سکا۔ جس کی وجہ اردو کا محدود ذخیرہ الفاظ تھا اس لئے قرآن مجید کااردو زبان میں ترجمہ مشکل اور محنت طلب کام تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی عبدالحق کہتے ہیں۔

قرآن مجید کا ترجمہ آسان کام نہیں" (20"

قرآن مجید کا پہلااردو ترجمہ

رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دہلوی نے 1200 ھ میں قرآن مجید کا اردو لفظی ترجمہ مکمل کیا ۔شاہ رفیع الدین دہلوی کو اردو میں قرآن مجید کا پہلا مترجم کہا جا سکتا ہے۔

جلد ہی آپ کے چھوٹے بھائی شاہ عبدالقادر نے پہلا با محاورہ ترجمہ حواشی کے ساتھ ''موضح القرآن ''کے نام سے 1205 ھ میں مکمل کر لیا۔(21

شاہ عبدالقادر کا ترجمہ قرآن اردو ہندی لغت کا گنجینہ ہے۔ (22

تیرھویں صدی ہجری میں ہونے والے قرآن کے اردو تراجم

تیرھویں صدی ہجری کی ابتداء میں شاہ ولی اللہ دہلوی کے فرزندان کرام کے قرآن مجید کے اردو تراجم منظر عام پر آگئے تھے۔دونوں بھائیوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ایک بھائی لفظی ترجمہ کا بانی اور دوسرا با محاورہ ترجمہ کا موجد ہے(23

بر صغیر پاک و ہند میں اردو تفاسیر کے ارتقاء کا مختصر جائزہ

(چودھویں صدی ہجری کی پہلی تہائی کے تناظر میں)

چودھویں صدی کا آغاز سر سید احمد خان کی تفسیر قرآن سے ہوتا ہے جو کہ 6 مجلدات میں نصف قرآن سے زیادہ لکھی گئی۔(24

مصادر نقلیہ

رسول اللہﷺ کی حیات مبارکہ میں صحابہ کرامؓ جب کسی آیت کا مفہوم پوچھتے تو آپﷺ اُس کی تشریح کسی دوسری آیت سے فرما دیتے تھے۔ صحابہ کرامؓ کے دور میں قرآن پاک کی تشریح کے لیے احادیث سے بھی رجوع کیا جانے لگا۔ پھر صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین کے اقوال کو بھی قرآن پاک میں شامل کر لیا گیا۔ اور اس طرح یہ تفسیری سرمایہ بڑھتا گیا۔ جس کے نتیجے میں اقوال صحابہ کرامؓ اور اقوال

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

تابعین کا ایک بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا۔ اور مختلف موضوعات کے لحاظ سے آیات قرآنی کے معنی متعین کرنے کی کوشش کی گئی جس سے نئے آنے والے مفسرین کے لیے راہیں ہموار ہوگئیں۔

تاہم ان کا مفہوم پوری طرح واضح کرنے کے لیے مصادر نقلیہ کے ذریعے وضاحت کی ضرورت پیش آتی ہے۔مفسر مولانا عبد المجید لدھیانوی بھی ایسی آیات کی تفسیر میں مصادر نقلیہ کے ذریعے قرآن مجید کی آیات کی تفسیر کرتے ہیں جن کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

تفسیر قرآن باالقرآن تبیان الفرقان کی روشنی میں

مفصل آیات کی مدد سے مجمل آیات کو سمجھنے، مطلق کو مقید اور عام کو خاص کرنے اور قرآن مجید کی ایک آیت کی تفسیر کسی دوسری قرآنی آیت سے کرنا تفسیر قرآن بالقرآن کہلاتا ہے۔(25)

تفسیر قرآن باالقرآن تبیان القرآن کی روشنی میں

علامہ غلام رسول سعیدی بھی قرآن مجید کی تفسیر قرآن بالقرآن کے ذریعے کرتے ہیں ۔(26)

تفسیر تبیان الفرقان کی روشنی میں تفسیر قرآن با الحدیث

تفسیر قرآن کا دوسرا بڑا ماخذ سنت نبوی ہے۔ صحابہ کرامؓ رسول ﷺ کی حیات مبارکہ میں جس آیت کا مفہوم نہ سمجھ پاتے اسکا مطلب دریافت کرنے کے لیے آپ ﷺ سے رجوع کرتے اور آپﷺ اس کی وضاحت فرما دیتے۔مولانا عبد المجید لدھیانوی بھی قرآن پاک کی تفسیر قرآن با الحدیث کے ذریعے کرتے ہیں ۔(27)

تفسیر قرآن با الحدیث تبیان القرآن کی روشنی میں

علامہ غلام رسول سعیدی مذکورہ آیت کی حدیث کے ذریعے کرتے ہیں۔(28)

تفسیر قرآن باقوال الصحابہ کرامؓ تبیان الفرقان کی روشنی میں

اقوال صحابہ کو تفسیر قرآن کے تیسرے ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ صحابہ کرامؓ نے براہ راست رسول اللہ سے قرآن کریم کا علم حاصل کیا تھا وہ نزول وحی کے وقت بہ نفس نفیس موجود تھے۔ اور انہوں نے نزول قرآن کے پورے ماحول اور پس منظر کا بذات خود مشاہدہ کیا تھا اس لیے ان کے اقوال تفسیر قرآن پاک کے لیے مستند اور قابل اعتماد قرار دیے جاتے ہیں۔ صحابہ کرام کے اقوال سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کا علم تفسیر اقوال باالصحابہ کہلاتا ہے۔(29)

تفسیر قرآن باقوال الصحابہ کرامؓ تبیان القرآن کی روشنی میں

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اقوال صحابہ کرامؓ اور اقوال آئمہ کرام کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور آیات کی تفسیر میں اقوال صحابہؓ کے ذریعے سے وضاحت کرتے ہیں۔(30)

تفسیر قرآن با قوال التابعین تبیان القرآن کی روشنی میں

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

وہ حضرات جنہوں نے صحابہ کرام ؓ کو دیکھا اور ان سے علم حاصل کیا تابعین کہلاتے ہیں۔ مفسرین تفسیر کرتے وقت تابعین کے اقوال اور مثالوں کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

تابعین کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھر دوسرے زمانے کے لوگ اور پھر تیسرے زمانے کے لوگ''۔(31)

تفسیر تبیان الفرقان کا تفسیری منہج

عام فہم اور آسان انداز:(32)

نظم و ربط آیات و سور:(33)

سلیس اور با محارہ ترجمہ:(34)

سورتوں کے فضائل اور اجمالی تعارف(35)

قرآن کے من جانب اللہ ہونے پر شاندار دلیل:(36)

معبودان باطلہ کے عجز کا ثبوت:(37)

تفسیرتبیان القرآن کا تفسیری منہج

ارتباط اور منا سبت(38)

مشکل الفاظ کے معانی:(39)

مفسر کے تفسیری منہج میں ایک اسلوب آیات و سورۃ کا خلاصہ(40)

آیات مذکورہ سے مستنبط مسائل:(41)

فقہی مباحث کا بیان(42)

مفکرین کے نظریہ سے وضاحت:(43)

آئمہ کرام کے نظریات

عقیقہ کے متعلق فقہاء، حنبلیہ کا نظریہ

عقیقہ کے متعلق فقہا شافعیہ کا نظریہ

عقیقہ کے متعلق فقہا ء مالکیہ کا نظریہ

اعقیقہ کے متعلق فقہا ء احناف کا نظریہ:(44)

خلاصہ تفسیر :(45)

خلاصہ آیات اور وجہ ارتباط(46)

حفاظت حقوق یتامیٰ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

تبیان الفرقان

اموال یتیم کے متعلق چند کوتاہیاں

زمانہ جاہلیت میں لوگ یتیم کے مال میں جس قسم کی گڑبڑ کرتے تھے ۔ اب اس کا ذکر ہے ۔ جو لوگ یتیم کے مال کے متولی ہو جاتے تو انکے مالوں میں اگر کوئی چیز اچھی ہوتی اور اپنے پاس بھی وہی چیز ہوتی تو ٹھیک اور اگر اپنے مال میں گھٹیا درجے کی چیز ہوتی اور یتیموں کے مال میں اعلیٰ درجے کی چیز ہوتی ۔ تو اعلیٰ درجے کی چیز اپنے مال میں رکھ دی جاتی اور اپنی گھٹیا درجے کی چیز ان کے مال میں رکھ دی جاتی تھی ۔ یہ یتیموں کے مال سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ایک صورت تھی ۔ (47)

تبیان القرآن

یتیم کا مال ادا کرنے کا حکم

زمانہ جاہلیت میں عورتیں اور یتیم بچے بہت مظلوم تھے انہیں کوئی حقوق حاصل نہ تھے ۔ اور نہ ہی انہیں وراثت میں سے حصہ دیا جاتا تھا ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ یتیموں کو انکے مال دینے کی ہدایت کی ہے ۔ (48)

یتیم لڑکیوں سے ناانصافی

یتیم لڑکیوں کے سرپرستوں کو ان ناانصافیوں سے روکا گیا ہے اور فرمایا کہ اگر تم صاحب جمال لڑکی کا اتنا مہر ادا کر سکو جتنا باہر سے مل سکتا ہے تو تم اس سے نکاح کر سکتے ہو ۔ ورنہ اور بہت ساری عورتیں ہیں ۔ ان میں سے حسب پسند چار تک بیویاں کر سکتے ہو۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان میں برابری رکھو اور اگر برابری نہ کر سکو انکے درمیان تو پھر ایک پر ہی اکتفاء کرو یا پھر ان کینزوں پر جو تمہارے ملک ہوں ۔ (49)

حفاظت حقوق نسواں

تبیان القرآن

نحلہ کا معنی

زمانہ جاہلیت میں عرب عورتوں سے بغیر مہر کے نکاح کرتے تھے اوردوسری صورت میں اس آیت کا معنی ہے عورتوں کو ان کے مہر اداکرو یہ اللہ تعالی کی طرف سے عورتوں کے لیے عطیہ ہے نحل کا معنی کسی کام کو خوشی سے کرنا بھی ہے اس صورت میں یہ معنی ہے کہ عورتوں کو ان کے مہر (خوشی سے ادا کرو اوراس کی ادائیگی میں دل تنگ نہ کرو ۔(50

تبیان الفرقان

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

زمانہ جہالت میں لوگ بیویوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے تھے بیویوں کے ساتھ نہ تو وہ زوجیت والا تعلق رکھتے تھے اور نہ ہی انکو طلاق دے کر فارغ کرتے تھے بلکہ گھروں میں بٹھائے رکھتے تھے اورمختلف طریقوں سے انکو تنگ کرتے تھے تاکہ یہ ہمارا مہر واپس کردیں اورہم انکو گھر سے نکال کر طلاق دے دیں گے ۔(51)

وراثت ۔ میراث

تبیان الفرقان

وراثت میں مولی موالات کا حصہ

پہلے زمانے میں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ معاہد ہ کرتے تھے جس کو مولیٰ موالات کہتے ہیں مولیٰ موالات وارث ہوجایا کرتا تھا اورحقیقی وارث محروم ہوجایا کرتا تھا اللہ تعالی ایسا کرنے سے منع فرماتے ہیں کہ اب اس طریقے کو چھوڑ دو ہم نے وارث متعین کردیئے ہیں اوروراثت میں چھوڑا ہوا مال انہیں کو ملنا چاہیے باقی اگر تم نے کسی سے عقد کیا ہوا ہو یا مرنے والا وصیت کرجائے تو اس کو بھی حصہ دے دیا جائے اگر اصل وارث موجود ہوں تو مولیٰ موالات کو کچھ بھی نہیں ملے گا ۔(52)

بتیان القرآن

ترکہ پر ورثاء کا حق

زمانہ جہالت میں کوئی شخص دوسرے شخص سے (جس سے اس کی نسبی قرابت نہیں ہوتی تھی یہ عہد کرتا ہے کہ میرا خون تمہارا خون ہے اورمیرا نقصان تمہارا نقصان ہے تم میرے وارث ہوگے اورمیں تمہارا وارث ہوں گا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے حلف صرف جاہلیت میں ہوتا تھا اوراسلام نے اس حلف کی شدت میں اوراضافہ کیا ہے اس حدیث میں غیر شرعی باتوں پر حلف اٹھانے کی ممانعت ہے ۔ (53)

اطاعت رسول ؐ اور اطاعت خلیفہ

تبیان القرآن

اطاعت پر جنت کی بشارت

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ نے اسے جنت کی بشارت دی ہے۔ اور وہ ہمیشہ کیلئے جنت میں رہیں گے۔ انہیں وہاں نہ کوئی فکر ہوگا اور نہ ہی غم ۔(54)

تبیان الفرقان

خلاف شرع کا موں میں اولوالامر کی اطاعت جائز نہیں

اولوالامر کی اطاعت صرف ایسے کاموں میں کی جائے گی جو شرع کے مطابق ہوں۔اور اگر کسی حکم کے ماننے میں شرع کے خلاف لازم آتا ہو تو اس حکم پر عمل نہیں کیا جائے گا ۔(55)

حضورؐ کی رفاقت حاصل کرنے کا طریقہ

اگر کوئی شخص دنیا اور آخرت میں انکی رفاقت چاہتا ہے تو وہ اللہ اور اسکے رسول ؐ کی اطاعت کرے۔اس طرح اس شخص کو جنت میں ان کے ساتھ رہنا نصیب ہوگا۔(56)

جہادفرضیت اور فضیلت

تبیان القرآن

ربط آ یات اور خلاصہ مضمون

دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے اور کافروں سے جہاد کے لیے سامان جنگ تیار رکھنے کا حکم دیا ہے ۔(57)

جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم اور مجاہد کا مقام:

اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے لڑوجو اللہ کے دین کیلئے لڑے گا وہ دونوں صورتوں میں چاہے مقتول ہوجائے یا غالب آجائے۔ اس کیلئے اجر عظیم ہے اس لیے جو لوگ آخرت کے طالب ہیں وہ اللہ کے راستے میں لڑیں۔(58

تبیان القرآن

جہاد کی فضیلت اور جہاد کے فرض ہونے کا بیان

جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں ہے فرض عین ہر ایک کیلئے کرنا ضروری ہے جو چھوڑے گا گناہ گار ہے اور فرض کفایہ جماعت مسلمین پر فرض ہے اس لیے ضرورت کیلئے جو کافی ہوں وہ فرض ادا کریں۔ باقیوں کا فرض ساقط ہوجائے گا ۔(59

متقین و مومنین کے درجات

بتیان القرآن

اخروی نعمتوں کے لیے نیک اعمال

ان کیلئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی جو حیض و نفاس سے پاک ہوں گی جنت میں دھوپ نہیں ہوگی۔ بلکہ گھنا سایہ ہوگا اور سایہ راحت کی نشانی ہے جس شخص کو جلتے ہوئے ریگستان میں سایہ میسر آجائے تو اس کیلئے یہ بہت بڑی راحت ہے۔(60)

تبیان الفرقان

مومنین پر اللہ کا خاص فضل

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

اللہ پر ا یمان لانے کامطلب ہے کہ اللہ کی ذات، احکام اور اسکے افعال پر ایمان لایا جائے۔ اور اللہ کے دامنِ رحمت کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ انکو ایمان پر ثابت قدم رکھے۔اور اللہ انکو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور اپنی طرف پہنچنے والا سیدھا راستہ بتائے گا۔اس آیت میں ان سے تین وعدے کیے ہیں ۔ رحمت ، فضل اور ہدایت کا۔(61)

خلاصۂ بحث

جیسا کہ زیرِ نظر تحقیقی مقالہ کا بنیادی مسئلہ اور موضوع تحقیق مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور علامہ غلام رسول سعیدی کے احوال وآثار ، انکی علمی خدمات، برصغیر میں تراجم قرآن اورتفاسیر قرآن کا آغاز و ارتقاء زیرِ مطالعہ دونوں تفاسیر کے تفسری منہج اور سورۃ النساء کے فقہی مباحث کا تفسیر تبیان الفرقان اور تفسیر تبیان القرآن کی روشنی میں جائزہ لینا تھا۔

مذکورہ بالا تفاسیر کی روشنی میں کیے گئے مطالعہ کے بعد مقالہ ہذا کے درج ذیل تحقیقی مقاصد حاصل ہوئے۔ مفسرین کے حالات زندگی اور علمی خدمات کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔اور تفاسیر کے مناہج کے بارے میں مفید معلومات حاصل ہوئیں ۔عوام الناس کو حقوق العباد اور حقوق نسواں کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔ اور سورۃ النساء کے دیگر فقہی مباحث کو بھی اجاگر کیا گیا۔

دونوں تفاسیر کی روشنی میں سورۃ النساء کے فقہی مباحث کے مطالعہ کے بعد محققہ اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ یہ تفاسیر اسلوب و بیان کے لحاظ سے بہت بلند مقام رکھتی ہیں۔تفسیر تبیان الفرقان میں مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے مسائل کا حل احادیث کی روشنی میں پیش کیا ہے اور گرد و پیش کے حالات کو مثال کے طور پر پیش کیا ہے۔مشکل الفاظ کے معانی اور قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ربط آیات اور تطبیق بین الآیات کو ملحوظ رکھا ہے فصاحت و بلاغت کا انداز نہایت موزوں ہے مولانا نے ضرب الامثال ،فلسفیانہ بحث، منطقی طر ز اور مناظرانہ اسلوب اختیار کیا ہے۔ اس تفسیر میں انہوں نے صرفی ،نحوی اور لغوی تحقیق سے بھی کام لیا ہے سورتوں کے فضائل اور مکی و مدنی جبکہ تفسیر تبیان القرآن میں سورتوں کی تقسیم کی وضاحت بھی کی ہے ان کا تفسیری انداز جزوی ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی نے مسائل کے حل کیلئے دوسری قرآنی آیات کو بطور تائید پیش کیا ہے۔ اور مسائل کی وضاحت کیلئے احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ ا ور اقوال تابعین کو بھی پیش کیا ہے۔ علامہ سعیدی صاحب نے فقہاء اربعہ کے دلائل کو مقدم رکھتے ہوئے اپنی رائے پیش کی ہے ربط آیات اور آیات کے شان نزول کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔سورۃ النساء کے فقہی مباحث کے مطالعہ کے لیے دونوں تفاسیر سے مکمل استفادہ کیا ہے۔ اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دونوں تفاسیر کا مل تفاسیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور مفسرین (مرحومین) نے اپنے علم سے عوام الناس کو مستفید کرنے کی بھرپور کوشش

کی ہے۔ ان تفاسیر کی روشنی میں عملی زندگی کے بہت سارے مسائل کے حل کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔

حوالہ جات

1-عمیر شاہین ،حیات حکیم العصر ،ص29،مکتبہ محمدیہ ،میلسی 2015ء .
2-منیر ریحان ،سوانح استاذ جی ،ص23مکتبہ المجید ،کہروڑپکا2015ء
3-ایضاً ص 25
4-ایضاً ص 29
5-عمیر شاہین ،حیات حکیم العصر ،ص33،مکتبہ محمدیہ ،میلسی 2015ء
6-ماہنامہ الخیر ،کلمۃالخیرص 4 ،خیر المدارس ملتان فروری 2015ء
7 -ایضاً
8-محمد شفیق ،مجالس حکیم العصر ،ص23،مکتبہ المجید کہروڑپکا 2015ء
9-مفتی منیب الرحمن روزنامہ’’ پاکستان‘‘ راولپنڈی 8فروری ، 2014
10-پروفیسر مسعود اختر ہزاروی روزنامہ ’’ دنیا ‘‘ کراچی ، 10 فروری ، 2016
11-علامہ غلام رسول سعیدی ، تذکرہ المحدثین ، ص 22
12-محمد اکرم شیخ ، رود کوثر ،ص 519، فیروز سنز کراچی 1958 ء
قدوانی ، ڈاکٹر ، ہندوستانی مفکرین اور ان کی عربی تفسیریں، ص 16مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی 1973،13ء
14-محمد اکرم شیخ ، رود کوثر، ص 518 .
قاسمی سعود عالم،شا ولی اللہ کی قرآنی فکر کا مطا لعہ،ص59،المحمود اکیڈمی اردو بازار 15لاہور،1998
مولوی عبدالحق، تذکرہ علما ء ہند، (ترجمہ ڈاکٹر ایوب قادری) ، ص542،پاکستان ہسٹوریکل سوسائٹی . 16کراچی 1380ھ
17 -تراجم علماء حدیث ہند ، ج 1 ، ص 40 جید برقی پریس دہلی .
18-محمد اکرم شیخ، رود کوثر، ص 520 فیروز سنز کراچی 1958ء .
19-عبدالحق، مولوی ، قدیم اردو، ص 120انجمن ترقی اردو کراچی 1967، .
20 -جالبی، جمیل ڈاکٹر،تاریخ اردو ادب، ج2،ص1054مجلس ترقی اردو ادب، لاہور، 1982 ء
21-عبدالحق، مولوی, پرانی اردو میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر ، ص177

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

22-نقوی،جمیل، قرآن مجید کے اردو تراجم،ص 45 .

23-صالحہ ، عبدالحکیم شرف الدین، قرآن کے اردو تراجم، ص 101قدیمی کتب خانہ کراچی

24-صدیقی، میاں محمد، علوم القرآن ،ص 263 .

25-تبیان الفرقان ، ج2 ، ص 408

26-تبیان القرآن ، ج2 ، ص 68

27-تبیان االفرقان ،ص 427(صحیح بخاری، ج 1، ص:91

28-تبیان القرآن ، ج 2، ص704(سنن ابو دا ؤد، رقم ا لحدیث:3573

29-تبیان الفرقان ، ج2 ، ص 430

30-تبیان القرآن ، ج 2، ص799-700 صحیح بخاری ، رقم الحدیث 59- شعب الایمان ، رقم الحدیث5297

31-الجا مع الاحکام القرآن، ج 3، ص 155,تبیان القرآن ، ج2 ، ص 668

32-تبیان القرآن ، ج1 ، ص72

33 -ایضَاً ، ج 1 ،ص 84

34 -ایضَاً ، ج 1 ،ص 91

35 -ایضَاً ، ج 1 ،ص 89

36 -ایضَاً ، ج 1 ،ص 83

337 -ایضَاً ، ج 1 ،ص 39

38-ایضَاً ، ج 2 ،ص 30,31

39 -ایضَاً ، ج 2،ص75,76

40 -ایضَاً ، ج 2 ،ص 543

41 -ایضَاً ، ج 2 ،ص 399

42 -ایضَاً ، ج 2 ،ص637

43-ایضَاً ، ج 2، ص39

44-ایضَاً ، ج 2 ،ص 135-137

45 -ایضَاً ، ج 2 ،ص 410

46 -ایضَاً ، ج 2 ،ص160

47- تبیان الفرقان ، ج 2 ، ص 313-314

48-تبیان القرآن ، ج 2 ، ص 547

49- تبیان القرآن ، ج 2 ، ص 552

50 تبیان القرآن ، ج 2 ، ص 566 – 567

51- تبیان الفرقان ، ج 2 ، ص 350 - 351

52-تبیان الفرقان، ج2 ، ص 428-431

53-تبیان القرآن ، ج2 ، ص 601

54-تبیان الفرقان، ج2 ، ص 428-431

55-تبیان القرآن ، ج2 ، ص 722

56-تبیان الفرقان ، ج2 ، ص 450-451

57-تبیان القرآن ، ج2 ، ص 323-324

58-تبیان الفرقان ، ج2 ، ص 504 .

59-تبیان القرآن ، ج2 ، ص 699

60-تبیان القرآن ، ج2 ، ص 628

61-ایضَاً ، ج 2،ص75,76

مصادر و مراجع

1-عمیر شاہین ،حیات حکیم العصر ،ص29،مکتبہ محمدیہ ،میلسی 2015ء .

-منیر ریحان ،سوانح استاذ جی ،ص23مکتبہ المجید ،کہروڑپکا2015ء

6-ماہنامہ الخیر ،کلمۃالخیرص 4 ،خیرالمدارس ملتان فروری 2015ء

8-محمد شفیق ،مجالس حکیم العصر ،ص23،مکتبہ المجید کہروڑپکا 2015ء

9-مفتی منیب الرحمن روزنامہ’’ پاکستان‘‘ راولپنڈی 8فروری ، 2014

10-پروفیسر مسعود اختر ہزاروی روزنامہ ’’ دنیا ‘‘ کراچی ، 10 فروری ، 2016

11-علامہ غلام رسول سعیدی ، تذکرہ المحدثین ، دارالعلوم نعیمیہ ، کراچی-

12-محمد اکرم شیخ ، رود کوثر ،ص 519، فیروز سنز کراچی 1958 ء

-قدوانی ، ڈاکٹر ، ہندوستانی مفکرین اور ان کی عربی تفسیریں، ص 16مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی
13،1973ء

-قاسمی سعود عالم،شا ولی اللہ کی قرآنی فکر کا مطا لعہ،ص59،المحمود اکیڈمی اردو بازار
15لاہور،1998

-مولوی عبدالحق، تذکرہ علما ء ہند، (ترجمہ ڈاکٹر ایوب قادری) ،پاکستان ہسٹوریکل سوسائٹی کراچی .

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 4 (1) Jan-March, 2018 pp.1-17.
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

138016ھ

17 ۔تراجم علماء حدیث ہند ، ج 1 ، ص 40 جید برقی پریس دہلی .

19۔عبدالحق، مولوی ، قدیم اردو، ص 120انجمن ترقی اردو کراچی 1967، .

20 ۔جالبی، جمیل ڈاکٹر،تاریخ اردو ادب، ج2،ص1054مجلس ترقی اردو ادب، لاہور، 1982 ء

22 ۔نقوی،جمیل، قرآن مجید کے اردو تراجم، . دارالعلوم نعیمیہ ، کراچی۔

23۔صالحہ ، عبدالحکیم شرف الدین، قرآن کے اردو تراجم، ص 101قدیمی کتب خانہ کراچی

24 ۔صدیقی، میاں محمد، علوم القرآن ، .دارالعلوم نعیمیہ ، کراچی۔

25۔لدھیانوی ، عبدالمجید،مولانا،حضرت ،تبیان الفرقان ،مکتبہ شیخ لدھیانوی،کہروڑپکا،ضلع لودھراں۔

26۔سعیدی ،رسول، غلام ، علامہ ، شیخ الحدیث ،تبیان القرآن ،دارالعلوم نعیمیہ ، کراچی۔